موضوع الخطبة : **مقتضيات الإيمان باليوم الآخر – جزء 6**

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:

آخرت کے دن پر ایمان لانے کے تقاضے-قسط٦

(قیامت کے بعض مناظر)

پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ).

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاءً وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبا).

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيما).

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، دین میں ایجاد کردہ ہر چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اے مسلمانو! اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کا خوف اپنے ذہن ودل میں زندہ رکھو، اس کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہو، جان رکھو کہ اللہ تعالی اپنی شریعت سازی میں، اپنی تقدیر میں اور جزاء وسزا میں بڑا باحکمت ہے اور اللہ تعالی کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس نے اس مخلوق کے لیے ایک میعاد مقرر فرمایا ہے جس میں انہیں ان اعمال کا بدلہ دے گا جن کا اس نے اپنے رسولوں کی زبانی انہیں مکلف کیا، اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لا تُرْجَعُونَ * فتعالى الله الملك الحق﴾.

ترجمہ: کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔ اللہ تعالی سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے۔

اے مومنو! گزشتہ خطبات میں آخرت کے دن پر ایمان لانے کے تقاضے سے متعلق گفتگو کی گئی، جو کہ یہ ہیں: صور میں پھونک مارنا، قیامت کے بڑی نشانیاں، مخلوقات کا دوبارہ اٹھایا جانا، لوگوں کو میدان محشر میں جمع کرنا، جزا وسزا اور حساب وکتاب، جنت کی نعمت، جہنم کی صفات، اور آج ہم ان شاء اللہ قیامت کے بعض مناظر کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

ا- اللہ کے بندو! آخرت کے دن پر ایمان لانے میں قیامت کے مناظر پر ایمان لانا بھی شامل ہے، ان مناظر میں سے یہ بھی ہے کہ: نامہ اعمال (فضا) میں اڑ رہے ہوں گے، چنانچہ لوگ انہیں (اپنے ہاتھوں سے) حاصل کریں گے، کچھ لوگ اپنے دائیں ہاتھ سے نامہ اعمال لیں گے، یہ راہ مستقیم پر قائم رہنے والے ہوں گے، جب کہ کچھ لوگ بائیں ہاتھ سے اسے پکڑیں گے، یہ کافر ہوں گے، مومن خوشی خوشی اپنے ہاتھ میں نامہ اعمال لے گا، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿فأما من أوتي كتابه بيمينه فيقول هاؤم اقرءوا كتابيه * إني ظننت أني ملاق حسابيه * فهو في عيشة راضية * في جنة عالية * قطوفها دانية * كلوا واشربوا هنيئا بما أسلفتم في الأيام الخالية﴾.

ترجمہ: جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہنے لگے گا کہ لو میرا نامہ اعمال پڑھو۔ مجھے تو کامل یقین تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنا ہے۔ پس وہ ایک دل پسند زندگی میں ہو گا۔ بلند وبالا جنت میں، جس کے میوے جھکے پڑے ہوں گے۔ (ان سے کہا جائے گا) کہ مزے سے کھاؤ، پیو اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزشتہ زمانے میں کیے۔

لیکن کافر اپنا نامہ اعمال بائیں ہاتھ سے اپنی پیٹھ کے پیچھے سے حاصل کرے گا، جس طرح اس نے کتاب الہی کو پس پشت ڈال رکھا، اسی طرح اس کو اپنا نامہ اعمال بھی پیٹھ پیچھے سے دیا جائے گا، تا کہ اسے مکمل بدلہ مل سکے، چنانچہ وہ حزن وافسردگی اور حسرت کے ساتھ اپنا نامہ اعمال پکڑے گا، اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے: ﴿وأما من أوتي كتابه بشـــماله فيقول يا ليتني لم أوتَ كتابيه * ولم أدر ما حسابيه * يا ليتها كانت القاضية * ما أغنى عني ماليه * هلك عني سلطانيه﴾

ترجمہ: لیکن جسے اس (کے اعمال) کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی جائے گی، وہ تو کہے گا کہ کاش کہ مجھے میری کتاب دی ہی نہ جاتی۔ اور میں جانتا ہی نہ کہ حساب کیا ہے۔ کاش! کہ موت (میرا) کام ہی تمام کر دیتی۔ میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا، میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا۔

نیز فرمان باری تعالی ہے: ﴿وأما من أوتي كتابه وراء ظهره * فسوف يدعو ثبورا * ويصلى سعيرا * إنه كان في أهله مسرورا * إنه ظن أن لن يحور * بلى إن ربه كان به بصيرا﴾.

ترجمہ: ہاں جس شخص کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔ تو وہ موت کو بلانے لگے گا۔ اور پھر بھڑکتی ہوئی جہنم میں داخل ہوگا، یہ شخص اپنے متعلقین میں (دنیا کے اندر) خوش تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اللہ تعالی کی طرف لوٹ کر ہی نہ جائے گا۔ کیوں نہیں، حالانکہ اس کا رب اسے بخوبی دیکھ رہا تھا۔

۲- اے مومنو! قیامت کا ایک منظر یہ ہوگا کہ جہنم کی پشت پر پل صراط قائم کیا جائے گا، پھر لوگ اس پر سے گزریں گے، محمد ﷺ کی امتی سب سے پہلے اس پر سے گزرے گی، وہ پاؤں پھسلنے کی جگہ ہوگی، یعنی پاؤں اس پر پھسلیں گے، ثابت نہیں رہیں گے، اس پر آنکڑے اور سخت قسم کے وسیع و عریض کانٹے لگے ہوں گے، ان میں ایک ایسا کانٹا بھی ہوگا جو خمیدہ (مڑا ہوا) ہوگا، وہ سعدان نامی درخت کا کانٹا ہوگا جو نجد میں ہوا کرتا ہے، پل صراط سے گزرتے ہوئے لوگوں کی تین قسمیں ہوں گی: صحیح سالم نجات پانے والا، زخمی ہوکر نجات پانے والا، اور وہ جو جہنم کی آگ میں گر جائے گا، چنانچہ آنکڑوں اور کانٹوں سے کچھ لوگ بچ جائیں گے، ان کو نہ زخم آئے گا اور نہ وہ کانٹوں کی گرفت میں آئیں گے، وہ کامل ایمان والے لوگ ہوں جنہوں نے اللہ کی اطاعت کی اور اس کی نافرمانی سے گریز کرتے رہے۔

اے مسلمانوں! دوسری قسم کے وہ لوگ ہوں گے جو آنکڑوں سے زخمی ہوجائیں گے، لیکن ان کی گرفت میں نہ آسکیں گے اور پل صراط عبور کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے، ان کے نامہ اعمال میں ایسے گناہ ہوں گے جن سے جہنم میں دخول واجب نہیں ہوتا، بلکہ صرف زخمی ہوناہی آخرت میں ان کا عذاب ہوگا، اس کے بعد انہیں نجات مل جائے گی۔

تیسری قسم کے لوگ وہ ہوں گے جنہیں آنکڑے اپنے شکنجے میں لے لیں گے اور قوت کے ساتھ انہیں جہنم میں پھینک دیں گے، یہ ایسے مومن ہوں گے جو اپنے معاصی اور کبیرہ گناہوں کی وجہ سے دخولِ جہنم کے مستحق قرار پائیں گے، یہی منافقوں کی صورت حال بھی ہوگی، انہیں بھی آنکڑے اچک لیں گے اور جہنم کی آگ میں ڈال دیں گے، اللہ کی پناہ۔ لیکن مومنوں کو ان کے گناہوں کے بقدر جہنم میں عذاب دیا جائے گا پھر انہیں نکال دیا جائے گا، البتہ منافقوں کو ہمیشہ ہمیش جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں رہنا ہوگا، رہی بات کافروں کی تو انہیں پل صراط قائم کرنے سے پہلے ہی جہنم کی طرف ہانک کر لے جایا جائے گا، اللہ تعالی فرماتا ہے: (وسيق الذين كفروا إلى جهنم زمرا)

ترجمہ: کافروں کے غول در غول جہنم کی طرف ہنکائے جائیں گے۔

نیز اللہ تعالی نے فرعون کے تعلق سے فرمایا:(يقدم قومه يوم القيامة فأوردهم النار وبئس الورد المورود)

ترجمہ:وہ تو قیامت کے دن اپنی قوم کا پیش رو ہو کر ان سب کو دوزخ میں جا کھڑا کرے گا۔وہ بہت ہی برا گھاٹ ہے جس پر لا کھڑے کئے جائیں گے۔

چنانچہ ان میں سے ہر گروہ بت، سورج اور چاند جیسے اپنے معبود کی پیروی کرتے ہوئے (جہنم میں داخل ہو گا)، ہر گروہ اپنے معبود کے ساتھ جہنم میں داخل ہو گا، جہنم ان کے سامنے چمکتی ریت کی طرح نمایاں ہو گی، اس کے حصے آپس میں ایک دوسرے کو چورہ چورہ کر رہے ہوں گے، چنانچہ وہ پے درپے اس میں گر جائیں گے۔اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے[1]۔

اللہ کے بندو! پل صراط پر لوگوں کی رفتا ان کے بس میں نہ ہو گی، اور نہ ان کی جسمانی قوت سے اس کا کوئی سروکار ہو گا، بلکہ ان کے اعمال کے بقدر ان کے گزرنے کی رفتار ہو گی، جیسا کہ اس حدیث میں آیا ہے (جس میں ہے کہ):ان کے اعمال ان کو لے کر دوڑیں گے[2]۔چنانچہ جس کا عمل نیک اور عمدہ ہو گا وہ تیز رفتاری کے ساتھ گزر جائے گا، کوئی پلک جھپکنے کی طرح گزر جائے گا، کوئی بجلی کی طرح گزر جائے گا، کوئی ہوا کے گزرنے کی طرح (تیزی سے) گزرے گا، کوئی پرندہ گزرنے کی طرح، کوئی تیز رفتار گھوڑے اور سواری کی طرح اور کوئی آدمی کے دوڑنے کی طرح گزرے گا، یہاں تک کہ آخری آدمی گھسٹ گھسٹ کر گزرے گا، جس کا عمل برا ہو گا وہ سست رفتاری سے گزرے گا، اور اگر وہ جہنم کا مستحق ہو گا تو آنکڑے اسے دبوچ لیں گے[3]۔

۳-اے مومنو! قیامت کا ایک منظر یہ بھی ہو گا کہ کچھ مومنوں کو **جنت وجہنم کے درمیان ایک پل پر روکا جائے گا**، اس دن ان مومنوں کو جنہیں جہنم کی سزا دی جائے گی، جہنم سے نکلنے کے بعد انہیں جنت وجہنم کے درمیان ایک پل پر روکا جائے گا، تاکہ ان کے دلوں میں جو کینہ کپٹ، حقد وحسد اور بغض ونفرت ہو گی، اس سے ان کو پاک کیا جائے، کیوں کہ پورے طور پر دلوں کے پاک صاف ہونے کے بعد ہی وہ جنت میں داخل ہو سکیں گے، امام بخاری نے اللہ کے فرمان ﴿ونزعنا ما في صدورهم من غل﴾ کی تفسیر میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اہل ایمان جہنم سے چھٹکارا پائیں گے تو دوزخ وجنت کے درمیان انہیں ایک پل پر روک لیا جائے گا، پھر دنیا میں جو ایک دوسرے پر ظلم وستم کیا ہو گا اس کا

(1) دیکھیں: صحیح البخاری (۷۴۳۷) اور صحیح مسلم (۱۸۲)، بہ روایت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ، اسی طرح دیکھیں: صحیح البخاری (۴۵۸۱) اور مسلم (۱۸۳) بہ روایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

(2) دیکھیں: صحیح مسلم (۱۹۵) بہ روایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

(3) اس کی دلیل کے لئے ملاحظہ کریں: صحیح البخاری (۷۴۳۷) اور صحیح مسلم (۱۸۲)

قصاص اور بدلہ لیا جائے گا، حتی کہ جب وہ پاک صاف ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں جانے کی اجازت ہوگی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اہل جنت میں سے ہر ایک جنت میں اپنا مقام دنیا میں اپنے گھر کی نسبت زیادہ جاننے والا ہوگا"[1]۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خبیث وناپاک نفوس کے لئے پاک جنت میں داخل ہونا زیبا نہیں، جہاں کسی بھی قسم کی خباثت اور ناپاکی نہیں ہوگی، اس لئے خبیث وناپاک نفوس کے لئے یہ زیبا نہیں ہوگا کہ وہ پاک وصاف جنت میں داخل ہوں[2]۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سے بہرہ ور فرمائے، مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں، یقیناوہ خوب معاف کرنے والا بڑامہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

حمد وصلاۃ کے بعد:

۴- اللہ آپ پر رحم فرمائے! آپ یہ بھی جان رکھیں کہ قیامت کا ایک منظر یہ بھی ہوگا کہ **نبی ﷺ قیامت کے دن شفاعت کریں گے**، شفاعتِ عظمی جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، اس کے علاوہ چار قسم کی شفاعتیں ہوں گی۔ آپ کی پہلی شفاعت مومنوں کے حق میں دخول جنت کے لئے ہوگی، کیوں کہ مومنین جب جنت کے پاس آئیں گے تو اس کے دروازے بند ہوں گے، اس وقت نبی ﷺ درِجنت پر دستک دیں گے، جنت کا خازن[3] (نگراں) دریافت کرے گا: آپ کون؟ آپ ﷺ فرمائیں گے: محمد۔ وہ کہے گا: **مجھے حکم دیا گیا کہ آپ سے قبل کسی کے لئے (دروازہ) نہ کھولوں**[4]۔

---

(1) اسے بخاری (۶۵۳۵) نے روایت کیا ہے۔

(2) دیکھیں: "فتاوی ابن تیمیہ" (۱۴/۳۴۴) مع اختصار

(3) خازن کے معنی ہوتے ہیں محافظ کے، مشہور ہے کہ جنت کے محافظ کا نام: رضوان ہے، جب کہ اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے، درست یہ ہے کہ اسے جنت کے خازن اور محافظ سے ہی موسوم کیا جائے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے، یہ فائدہ مجھے شیخ محمد بن علی آدم الاثیوبی رحمہ اللہ سے حاصل ہوا۔

(4) اسے مسلم (۱۹۷) نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں پہلا شخص ہوں گا جو جنت کے بارے میں سفارش کرے گا اور تمام انبیاء سے میرے پیروکار زیادہ ہوں گے[1]۔

معلوم ہوا کہ نبی ﷺ جنت میں داخل ہونے والے سب سے پہلے شخص ہوں گے، آپ سے قبل کوئی داخل نہیں ہوگا، اس سے نبی ﷺ اور آپ کی امت کا مقام و مرتبہ واضح ہوتا ہے، بایں معنی کہ سب سے پہلے آپ اور آپ کی امت جنت میں داخل ہوگی۔

نبی ﷺ کی دوسری سفارش ان لوگوں کے حق میں دخول جنت کے لئے ہوگی جن سے کوئی حساب و کتاب نہ ہوگا، اس کی دلیل ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی لمبی حدیثِ شفاعت ہے، اس میں ہے کہ: اے محمد! آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کا کوئی حساب و کتاب نہیں، جنت کے دائیں دراوازے سے جنت میں داخل کریں[2]۔[3]

نبی ﷺ کی تیسری سفارش ان گناہ گار مومنوں کے حق میں جہنم سے نکلنے کے لئے ہوگی جو اپنے گناہوں کے سبب جہنم میں داخل ہوں گے، آپ ﷺ کی اس حدیث سے یہی سفارش مراد ہے: "ہر نبی کے لیے ایک دعا مقبول تھی جو اس نے دنیا میں کرلی لیکن میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی سفارش کے لئے محفوظ رکھوں"[4]۔ نیز آپ کی یہ حدیث کہ: "میری سفارش میری امت کے ان لوگوں کے لیے ہوگی جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے ہوں گے"[5]۔

چوتھی سفارش: نبی ﷺ اپنے چچا ابوطالب کے حق میں عذاب کی تخفیف کے لئے سفارش کریں گے، کیوں کہ وہ آپ کا دفاع کرتا اور مشرکوں کی اذیت سے آپ کی حمایت و حفاظت کرتا تھا، عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں

---

(1) اسے مسلم (۱۹۶)، احمد (۳/۱۴۰) اور دارمی نے اپنے مقدمہ، باب ما أعطي النبي من الفضل میں روایت کیا ہے۔

(2) میں نے کہا: اس سے ان کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے، کیوں کہ جنت کے سات دروازے ہیں جیسا کہ قرآن میں آیا ہے: ﴿لها سبعة أبواب﴾، ان تمام دروازوں کی بجائے ان کا دائیں دروازے سے داخل ہونا ان کی فضیلت پر دلالت کرتا ہے، کیوں کہ دائیں (جانب) کی فضیلت اسلام میں معلوم و مشہور ہے۔

(3) اسے بخاری (۴۷۱۲) نے روایت کیا ہے۔

(4) اسے بخاری (۶۳۰۴) اور مسلم (۱۹۸) نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(5) اسے ترمذی (۲۴۳۵)، ابوداود (۴۷۳۹)، احمد (۲/۲۱۳) نے روایت کیا ہے اور البانی نے المشکاۃ (۵۵۹۸-۵۵۹۹) میں اسے صحیح کہا ہے، بہ روایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔

نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ آپ نے اپنے چچا ابو طالب کو کیا نفع پہنچایا جو آپ کی حمایت کرتا تھا اور آپ کی خاطر دوسروں سے خفا ہوتا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ ٹخنوں تک ہلکی آگ میں ہے، اگر میں نہ ہوتا تو وہ آگ کی تہ میں بالکل نیچے ہوتا"[1]۔

اللہ کے بندو! قیامت کے چار مناظر ہیں: **نامہ اعمال کا (فضا میں) اڑنا، جہنم کی پشت پر پل صراط کا قائم ہونا، جنت و جہنم کے درمیان ایک پل پر کچھ مومنوں کا ٹھہرنا، اور نبی ﷺ کی وہ پانچ[2] سفارشیں جو آپ قیامت کے دن کریں گے۔**

اے اللہ! ہمیں آخرت میں اپنے نبی محمد ﷺ کی سفارش سے سرفراز فرما۔

اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کے طلب گار ہیں اور اس قول و عمل کے بھی جو جنت سے قریب کر دے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں جہنم سے اور اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے۔

اے اللہ! ہمیں اپنی محبت اور ہر اس عمل کی محبت عطا فرما جو تجھ سے قریب کر دے۔

اے اللہ! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

اے اللہ! ہمارے تمام گناہوں کو معاف فرما، چھوٹے ہوں یا بڑے، پہلے کے ہوں یا بعد کے، علانیہ ہوں یا پوشیدہ۔

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذابِ جہنم سے نجات بخش۔

اللهم صل على نبينا محمد وآله وصحبه وسلِّم تسليما كثيرا.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

۲۱ محرم ۱۴۴۳ھ

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com

---

(1) اسے بخاری (۳۸۸۳) اور مسلم (۲۰۹) اور احمد (۱/۲۰۶) نے روایت کیا ہے۔

(2) دیکھیں: "تہذیب السنن" لابن القیم، کتاب السنۃ، باب فی الشفاعۃ (۵/۲۶۶۹)، ناشر: مکتبۃ المعارف - ریاض